حکومتِ مصر کا افسوسناک فیصلہ

جناب مولانا سیف الرحمن صاحب الفلاح

پچھلے دنوں قائد اہلحدیث علامہ احسان الٰہی صاحب ظہیر ناظم اعلیٰ جمعیت اہل[illegible] پاکستان کی شہرہ آفاق کتاب "البریلویۃ" پر حکومتِ پاکستان کی طرف سے پابندی کی خ[illegible] بیدہ خاطر ہوا اور سخت حیرت ہوئی کہ ایک اسلامی ملک میں ایک ایسی کتاب کی نشر و اشاعت پر پابندی لگائی گئی جو عربی زبان میں ہے اور عوام سمجھ نہیں سکتے ۔ اس سلسلہ میں حکومتِ پاکستان سے بار بار مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس سے پابندی فوراً ہٹائی جائے ۔ مگر ابھی تک یہ مطالبات اور احتجاجات صدا بصحرا ثابت ہو رہے ہیں ۔

۱۱ ؍ مارچ کے نوائے وقت میں ایک اور دل دوز جگر سوز اور روح فرسا خبر دیکھی ۔ اس میں ایک مراسلہ نگار نے حکومتِ پاکستان سے حکومتِ مصر کے خلاف اس بات پر احتجاج کرنے کا مطالبہ کیا ہے کہ مصری حکومت نے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابنِ قیم رحمۃ اللہ علیہ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی بیس لاکھ مالیت کی کتب جلانے کا فیصلہ کیا ہے۔

اگر یہ خبر صحیح ہے تو اس پر جس قدر اشکباری اور گریہ زاری کی جائے کم ہے ۔ کیونکہ مصر ایک اسلامی ملک ہے اور زمانۂ قدیم سے اس کی اسلامی روایات مشہور ہیں ۔ اور جامع ازہر جیسی یونیورسٹی بھی اس میں ہے جس سے آج تک ہزاروں علماء اور فضلاء اپنی علمی تشنگی دور کرنے کے بعد دور دراز ممالک میں علمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ۔ وہاں سے ایسی منحوس آواز کا بلند ہونا نہایت افسوسناک ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سے اسلام کا جنازہ نکل چکا ہے ۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، حافظ ابنِ قیم رحمہ اللہ، اور امام غزالی رحمہ اللہ کی کتب جو سراسر اسلامی اور دینی کتب ہیں، کو جلانے کا فیصلہ اسلام کے خلاف ایک علمی سازش اور معاندانہ اور حاسدانہ روش کے سوا کچھ نہیں ۔ ایک ایسے شخص کی کتب کو جلانا جو اپنے وقت کے مجدد تھے اور جن کی اصلاحی دعوت سے آج بھی لوگ اثر پذیر ہو رہے ہیں، اسلام دشمنی کے مترادف ہے ۔

شیخ الاسلام کی ایک کتاب جو فتاویٰ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نام سے مشہور ہے جو سینتیس ۳۷ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے درحقیقت یہ فتاویٰ اہل علم پر ان کا احسانِ عظیم ہے۔ ہر صاحب علم اس کا محتاج ہے حکومتِ سعودیہ اپنے خرچ سے اس کی طباعت کرا کر حج کے موقعہ پر اس کے نسخے علماء میں ہدیہ کے طور پر بلا معاوضہ تقسیم کرتی ہے اس کے علاوہ ان کی چھوٹی بڑی کتب کی فہرست کافی طویل ہے۔ وہ تمام عمر اشہبِ قلم کے شاہسوار رہے اور شرک و بدعت کے خلاف قلمی اور زبانی جہاد کرتے رہے۔ ان کے علاوہ ان کے شاگردِ رشید حافظ ابن قیمؒ کا جن کی کتب سے علماء ہر وقت استفادہ کرتے رہتے ہیں جنہوں نے شرک کے قلع قمع اور بدعات کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے سر توڑ کوشش کی اور تقلید کے بندھنوں سے قوم کو آزاد کرنے کے لیے قلم کو خوب استعمال کیا اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جو تصوف اور فلسفہ کے امام تھے اور مختلف موضوعات پر دینی کتب عمر بھر لکھتے رہے۔ حتیٰ کہ اپنی عمر کے برسوں سے زیادہ تعداد میں ان کی کتب کو نذرِ آتش کرنے کا فیصلہ حکومتِ مصر کی غیر دور اندیشی بلکہ مذکورہ بالا علماء کے خلاف غیظ و غضب کا ثبوت ہے۔

اگرچہ واضح الفاظ میں ذکر نہیں تاہم بین السطور سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ ان کی کتب سے صرف اس لیے دشمنی کا اظہار کیا گیا کہ انہوں نے توحید کی حقیقت کو نکھارا۔ شرک و کفر کی وضاحت کی احیاءِ سنت پر کمر بستہ رہے۔ بدعات اور رسومات کے خلاف نبرد آزما رہے۔ تقلید کی رسی کو گلے سے اتارنے اور اجتہاد کی راہ اختیار کرنے کی دعوت دی۔ ایسے اہل علم بنی نوع انسان کے لیے اپنے اپنے وقت میں ایک نعمت عظمیٰ تھے۔ اور آج تک لوگ ان کی کتابوں کی بدولت اپنے عقیدہ اور اعمال کی اصلاح کر رہے ہیں۔ اور سنت و بدعت میں امتیاز کر کے سنت کے احیاء اور بدعت و رسومات کے قلع قمع کرنے میں مصروف ہیں اور جب تک اس عالم آب و گل میں بنی نوع انسان کا وجود رہے گا ان کی کتب سے برابر استفادہ کرتے رہیں گے۔

کس قدر افسوسناک بات ہے کہ یورپین اقوام جو روزِ اول سے اسلام کے خلاف زہر اگلتی رہی ہیں اور تاریخ کے صفحات میں ان کی اسلام دشمنی کی سازشوں کا ذکر ہے اور فلک بوس لگوں کے وسیع و عریض سینہ پر اسلام کے خلاف بغض و عداوت کے واقعات نقش ہیں مذکورہ بالا علماء کی کتب ان کی لائبریریوں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ اور ان کی جو کتب ان کی لائبریریوں میں نہیں تھیں ان کے حصول کی خاطر انہوں نے زمین کا چپہ چپہ چھان مارا حتیٰ کہ انہیں اپنا گوہر مقصود حاصل ہو گیا اور علامہ اقبال جیسے حساس اور زیرک انسان کو افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑا۔

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

اب آپ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ مصری حکومت جو اسلام کی دعویدار ہے اہلِ علم کی نگارشات کو نیست و نابود کرنے کا فیصلہ کرتی ہے اور یورپین اقوام ان کی حفاظت میں سب سے پیش پیش ہیں پھر دونوں میں کون اچھا ہے اور کسے اسلامی اور دینی کتب سے لگاؤ ہے۔

بنا بریں حکومتِ پاکستان کے درِ دیوار پہ پرزور دستک دے کر میں مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ حکومت مصر کے مذکورہ فیصلے کے خلاف احتجاج کرے۔ تمام اہل علم کی خدمت میں بھی گزارش کروں گا۔ کہ آپ اپنی علم دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے حکومتِ پاکستان کے کانوں تک مصری حکومت کا یہ قابل مذمت فیصلہ پہنچائیں نیز مطالبہ کریں کہ حکومتِ مصر اپنے مذکورہ فیصلہ کو منسوخ کر دے۔

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد
نہیں داد کا طالب یہ بندۂ آزاد

ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر (القرآن)

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه (الحدیث)

جامع اہلحدیث میاں صاحب کراچی میں

دورۂ تفسیر القرآن

ہم سب کے لیے نہایت سعادت کا باعث ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و توفیق سے سالِ رواں کے لیے دوسرے مقامات کی طرح ہمارے یہاں بھی دورۂ تفسیر القرآن کا انتظام کر لیا گیا ہے اور شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب بڈھیمالوی مدظلہ نے ۱۵ شعبان سے ۲۰ رمضان المبارک تک کے لیے پروگرام دورۂ تفسیر القرآن کی منظوری و اظہار رضامندی فرما دیا ہے لہٰذا شائقین طلبہ سے درخواست ہے کہ اپنے تعلیمی کوائف ۲۵ رجب تک مندرجہ ذیل پتے پر روانہ کریں اور منظوری حاصل ہونے پر پہنچ جائیں

قیام و طعام کا مکمل انتظام ادارہ کی طرف سے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

اراکین انتظامیہ کمیٹی

(مرکزی جامع مسجد اہلحدیث ٹرسٹ رجسٹرڈ کورٹ روڈ..... کراچی نمبرا)